## سوال

(155) نماز قضا باجماعت پڑھنی چاہیے یا نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد میں نماز مغرب یاجماعت ہوچکی ہے، جب وقت قضا ہوااور عشاء کی نماز کا وقت آگیا تو دو شخص اس مسجد میں آئے اور مغرب کی نماز قضا باجماعت مع اذان واقامت کے پڑھی۔ ایسی صورت میں ان کو نماز قضا باجماعت پڑھنی چاہیے ساتھ اذان واقامت کے یا بغیر جماعت کے۔ بینوا توجروا

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسجد میں نماز جماعت کے س اتھ ہوچکی تھی تو اس میں پھر اس نماز کو یا اس کی قضا کو جماعت سے پڑھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے، بلکہ جواز ثابت ہے، ابوداؤد ترمذی میں ابوسعید سے مروی ہے۔ ان[1] رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یتصدق علیٰ ھذا فیصلی معہ فقام رجل من القم فصلی معہ۔

نیل الاوطار میں ہے:

(ترجمہ) ''ترمذی نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس مسجد میں جماعت ہوجائے اس میں کوئی قوم دوبارہ جماعت کراسکتی ہے۔ امام احمد اور اسحاق کا یہی مذہب ہے۔''

دار قطنی میں ہے:

''جس مسجد میں جماعت ہوچکی ہو اس میں دو یا تین یا زیادہ مرتبہ جماعت جماعت کی تکرار بلا کراہت جائز ہے۔ اسی پر صحابہ، تابعین اور بعد کے لوگوں کا عمل ہے اور مکروہ کہنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اور یہ قول ضعیف ہے۔''

پس صورت مسئولہ میں ان کو نماز باجماعت پڑھنی چاہیے، رہی یہ بات کہ اذان واقامت ہو یا نہ ہو، سو ادائے جماعت ثانیہ کے لیے اذان کا ہونا اس مسجد میں جس میں پہلی جماعت کے لیے اذان ہوچکی ہو، کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہوتا، ہاں فعل حضرت انسؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہونا چاہیے صحیح بخاری میں ہے۔ جاء انس الی مسجد قد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعة رواہ البخاری معلقا۔ یعنی حضرت انسؓ ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہوچکی تھی، پس اذان دی اور اقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی اور قضا فوایت کی جماعت کے لیے اذان کا ہونا حدیث مرفوع سے ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث لیلة العریس وحدیث یوم الخندق میں مصرح ہے۔ فامر[2] بلال فاذن واقام۔ نیل الاوطار میں ہے۔ استدل بالحدیث علی مشروعیة الاذان والاقامة فی الصلوة القضیة وقد ذھب الی استجابھا فی القضاء الھادی والقاسم والنصار وابو حنیفة واحمد بن حنبل وابو ثور۔ عالمگیریہ میں ہے۔ من[3] فاتتہ صلوة فی وقتھا نقضاھا اذن لھا

واقام واحد اکان اوجماعۃ کذافی المحیط۔ اوریہ حکم عام ہے اس سے کہ جس مسجد میں قضا فوایت ہوتی ہے، اذان ہوچکی ہو، یانہ ہوئی ہو، تاکہ یہ نماز قضا موافق ادا کے ہو۔ واللہ اعلم۔ حررہ محمد عبدالحق ملتانی عفی عنہ۔ (سید محمدنذیرحسین)

---

[1] ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا، جماعت ہوچکی تھی، آپ نے فرمایا: کوئی اس پر صدقہ کرے اوراس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے، توایک آدمی نے اُٹھ کراس کے ساتھ نماز پڑھی۔

[2] بلال کوحکم دیا، اس نے اذان کہی اور تکبیر پڑھی۔

[3] اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ جمات ہوجانے کے بعد اذان اوراقامت مشروع ہے، امام ابوحنیفہ، ناصر، قاسم، ہادی، احمد بن حنبل اورابو ثوراسکو مستحب جانتے ہیں۔

فتاوی نذیریہ

**جلد01**